Abdul Mannan assistant professorGt Urdu depart  C.M.J.college khutauna Madhubani email  abdul mannan 12200 @[gmai.com](http://gmai.com/) mobile no.9801015716  part 2 date 13/7/2020 topic   Anis ki marsia nigari  
  
انیس مرثیہ نگاری کے امام ھیں 1801 میں فیض آباد میں پیدا ہوءے اور 1874 میں لکھنو میں انتقال کیا میر انیس کے زور کا آج تک کوءی مرثیہ نگار پیدا نہ ہوا دنیاے مرثیہ میں انیس محتاج تعارف نہیں انھوں نے فن مرثیہ میں جو کمال پیدا کیا اسکا احسان آج بھی اردو داں پرہے میرانیس کا مرثیہ سے ذاتی تعلق تھا جس بنا پر مرثیہ میں سچے جزبات کا اظہار ملتا ھے  
مرثیہ میں کربلا کے واقعات کو بیان کیا جاتا ھے میر انیس کا مرثیہ کا موضوع تاریخ کربلا ھے  انھوں نے مرثیہ میں وسعت پیدا کی بعض جگھ مہز ایک اجمالی واقعات مرکوز تھا اس کو اس قدر وسعت دی کہ واقعہ کے تمام جزءیات بیان کر دیے بعض جگھ روایت میں اس واقعہ کا نام نشان بھی نہ تھا لیکن اس لحاظ سے کہ وقت اور حالات کے اقتضا سے اس اس واقعہ کا پیش آنا ضروری تھا وقعہ کو فرض کر لیا ھے اور پھر اس کو اس طرح پھیلا کر لکھا ھے گویا پورا واقعہ من و عن روایتوں سے مزکور تھا  
  
میر انیس نے سیکڑوں ہزاروں مرثیے لکھے ھیں اور مرثیہ کے بجاۓ خود ایک قصہ یا حکايت ھے لیکن کوئ واقعہ ایسا نہیں لکھا جو اقتفاۓ حال کے خلاف ہو عون محمدﷺ کی روایت سرے سے کہیں پتا نہیں تھا لیکن جب میر انیس نے اس مرثیہ میں لکھا تو تمام لوگوں کو اس کی واقفیت کا دھوکا ہو یہاں تک کہ اب وہ بطور ایک واقعہ مسلمہ کے تمام مرثیہ گویوں کے ہاں مختلف پیرایوں میں بیان کیا جاتا ھے اسی طرح میر انیس نے جس قدر واقعات لکھے ھیں باوجود رقت انگیز اور موثر ہونے کے واقعیت کے قالب میں اس قدر ڈھلے ہوءے ھیں کہ کہیں سے ان پر حرف گیری نہیں ہو سکتی  
  
غرض ہر واقعہ اور ہر معاملا کے بیان کرنے میں بلاغت کا اقتفایہ ھے کہ اس کی تمام خصوصیات اس طرح دیکھائ جاءے کہ دلوں پر وہی اثر طاری ہو  
  
اردو زبان میں چوں ایک مدت تک بے ہودہ مبالغہ اور خیال بندی کی گرم بازاری رہی اس لۓ واقعات کے ادا کرنے کے لیے جو الفاظ ترکیبیں اصطلاحات مقرر ھے استعمال میں نہیں آئیں اس لۓ آج نۓ سرے سے ان کو استعمال کیا جاۓ  تو یا  ابتذال یعنی عامیانہ پن یا غرابت یعنی رو کھا پن پیدا ہو جاتا ھے نظیر اکبر آبادی کے کلام میں جوسوقیانہ پن ھے اس کا یہی راز ھے میر حسن اپنی مثنوی اکثر واقعات کا سما دیکھانا چاہا ھے اور یہ ان کی سہی ا لمزاقی کا نتیجہ ھے لیکن اکژ جگھ ابتزاں پیدا ہو گیا  ع   
کڑے کوڑے بجاتی چلی  
اگر یہی واقعہ نگاری ھے تو شعراۓ نے اچھا کیا کہ واقعہ نگاری سے الگ رہے  
واقعہ نگاری جب کمال کے درجے تک پہچ جاتی ھے تو اس کو مرقع نگاری کہتے ھے جس کو آج کل زبان میں کسی چیز کا سماں دکھانا یا سین دکھانا کہتے ھیں  
  
میر انیس نے واقعہ نگاری کو جس کمال درجہ تک پہہچایا ھے اردو کیہں ا فارسی میں بھی اس کی نظیریں سے مل سکتی ھے اس کے کمال کی خوصوصیات حسب ذیل ھے

|  |  |
| --- | --- |
| https://ssl.gstatic.com/ui/v1/icons/mail/no_photo.png | ReplyForward |